روزنامہ

C.P.L 61 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 27 جون 2002ء 15 ربیع الثانی 1423 ہجری۔ 27 احسان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 143

شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میری آنکھ کھلی تو میں نے حضور علیہ السلام کو اپنے بستر پر نہ پایا۔ مجھے خیال آیا کہ حضورؐ شائد کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے ہیں۔ میں نے حضورؐ کو تلاش کرنا شروع کیا تو حضورؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے دل میں کہا تم کیا سمجھ بیٹھیں ان کی تو شان ہی کچھ اور ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود حدیث 750)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچادیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

(برکات الدعا روحانی خزائن جلد 6 ص 11-10)

سب سے افضل و اعلیٰ نبی

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے اس لئے خدائے جل شانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ و دل جو تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔"

(سرمہ چشم آریہ ۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 71)

بے مثل نبی

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (-) جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپؐ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے آپ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔"

(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 ص 206)

حضرت مصلح موعود کی ایک خواہش

آپ فرماتے ہیں:-

میں ان سب کو جو اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں یا حصہ لے سکتے ہیں یا اگر پہلے انہوں نے حصہ نہیں لیا۔ تو اب وہ اپنی گزشتہ کوتاہیوں کے ازالہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کیلئے بلاتا ہوں۔ اور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس سال کی تحریک میں پہلے تمام سالوں سے بڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کے مخلصین اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندوں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیا کرتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کا قدم ہمیشہ آگے بڑھے۔

(الفضل یکم دسمبر 1943ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے خلفاء کرام کی ہدایات کے مطابق زندگی گزارتے اور ان کی تمام نصائح پر عمل کی توفیق عطا فرماوے۔ تا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل رہے۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول)

ماہر امراض نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 30 جون 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کرلیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم احمد حبیب صاحب گل کو بطور نمائندہ الفضل ضلع حافظ آباد مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے۔

(1) بقایاجات کی وصولی

(2) اشاعت میں وسعت

(3) ترغیب برائے اشتہارات

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1903ء

10 جنوری مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب قادیان آئے اور آریہ سماج کے مندر میں ٹھہرے اور شام کے وقت حضور کو خط کے ذریعہ مناظرہ کی دعوت دی۔

11 جنوری حضور نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے خط کے جواب میں تحقیق حق کے لئے طریق تجویز فرمائے گئے مگر انہوں نے گریز کیا۔

15 جنوری 'مواھب الرحمان' کی اشاعت جس میں حضور نے مصری اخبار اللواء کے ایڈیٹر کے بعض وساوس کا ازالہ کیا۔ اور مولوی کرم دین بھیں کے متعلق پیشگوئی شائع کی۔

15 جنوری مولوی کرم دین بھیں کے دائر کردہ مقدمہ کے سلسلہ میں حضور کی سفر جہلم کے لئے روانگی۔ اور 16 جنوری کو امرتسر اور لاہور سے ہوتے ہوئے بذریعہ گاڑی جہلم پہنچے۔ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جہلم میں دس ہزار افراد نے آپ سے ملاقات کی۔

18 جنوری حضور کی قادیان واپسی۔

19 جنوری عدالت نے حضور کو مولوی کرم دین کے مقدمات سے بری قرار دیا۔

22 جنوری حضور کو ایک رویا کے ذریعہ زار روس کا عصا ملنے کی اطلاع دی گئی۔

28 جنوری مولوی کرم دین کی طرف سے جہلم میں آپ پر دوسرا مقدمہ کر دیا گیا۔

28 جنوری حضور کے ہاں صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کی ولادت جس کے متعلق الہام ہوا تھا۔ غاسق اللہ یعنی وہ زندہ نہ رہے گی۔ چنانچہ وہ 3 دسمبر کو انتقال کر گئیں۔

جنوری حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی قادیان سے کابل واپسی۔

28 فروری آریہ سماج قادیان کے اشتہاروں اور گندے اعتراضات کے جواب میں حضور نے نسیم دعوت شائع فرمائی۔

8 مارچ حضور نے ایک آریہ سماجی لیڈر کی نیوگ کے فوائد کے بارہ میں رائے پڑھ کر 'سناتن دھرم' تصنیف فرمائی جو نسیم دعوت کا تتمہ کہلا سکتی ہے۔ چند ماہ بعد ان دونوں کتابوں کا انگریزی ایڈیشن شائع کیا گیا۔

13 مارچ حضور نے بیت الفکر کے ساتھ ایک کمرہ 'بیت الدعا' کی بنیاد رکھی۔ اسی طرح منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ بھی رکھی گئی۔ (13 ذوالحج 1320ھ) ۔حضور کی دعا کردہ اینٹ حضرت فضل الٰہی صاحب نے بنیاد میں رکھی۔

8 مئی منارۃ المسیح کی تعمیر کے خلاف ہندوؤں کی شکایت پر تحصیلدار صاحب حضور کی ملاقات کے لئے آئے۔

16 مئی منارۃ المسیح کے خلاف ہندوؤں کا مقدمہ میجر ڈلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے خارج کر دیا۔

28 مئی تعلیم الاسلام کالج کی بنیاد رکھی گئی۔ افتتاحی اجلاس حضرت مولوی نورالدین صاحب کی صدارت میں ہوا۔ حضرت مسیح موعود نے بیت الدعاء میں اس کالج کے لئے دعا کی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اس کے پہلے پرنسپل تھے۔

14 جولائی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی کابل میں شہادت کا دردناک واقعہ ہوا۔ آپ کو کئی ماہ گرفتار رکھا گیا اور سخت اذیتیں دی گئیں اور احمدیت چھوڑنے کی بار بار ترغیب دی گئی مگر آپ کے ایمان پر آنچ نہ آئی۔ آپ کے مقتل پر تین روز تک سخت پہرہ رہا تا کہ کوئی لاش نکال کر نہ لے جائے مگر آپ کے ایک شاگرد نے 40 دن بعد آپ کی نعش لے جا کر قریب کے ایک مقبرہ میں دفن کر دی اور بعد میں ایک اور شاگرد نے ان کے گاؤں سید گاہ میں آپ کی تدفین کی۔

14 جولائی کابل میں ایک خوفناک آندھی کا غیر معمولی طوفان اٹھا جو ظالمانہ موت کی آسمانی شہادت تھی۔

15 جولائی کابل اور اس کے گردونواح میں ہیضہ پھوٹ پڑا اور کئی مخالف ہلاک ہو گئے۔

23 اگست حضور نے ایک انگریزی اشتہار لاہور سے شائع فرمایا جس میں پگٹ اور ڈوئی کے متعلق پیشگوئیاں تحریر فرمائیں۔ اور ڈوئی کی ہلاکت کی پیشگوئی کی۔

ستمبر حضور نے رسالہ ریویو کے 10 ہزار خریدار بنانے کی تحریک فرمائی۔

16 اکتوبر 'تذکرۃ الشہادتین' کی اشاعت جس میں کابل کی دو شہادتوں کے حالات بیان کرتے ہوئے جماعت کے غلبہ کی پیشگوئی کی۔

16 اکتوبر حضور نے قادیان کے مڈل سکول کی اعانت کے لئے ماہانہ چندہ کی بذریعہ اشتہار تحریک فرمائی۔

22 اکتوبر ایک آسٹریلین فرد محمد عبدالحق صاحب قادیان آئے اور حضور سے ملاقات کی۔

25 اکتوبر نواب عبدالرحیم صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی شفا یابی کا معجزہ ظاہر ہوا۔

اکتوبر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی پہلی شادی حضرت ام ناصر صاحبہ سے ہوئی۔

12 دسمبر ڈاکٹر ڈوئی نے امریکہ میں دعویٰ کیا اور کہا اگر میں خدا کی زمین پر خدا کا پیغمبر نہیں تو پھر کوئی بھی نہیں۔

16 دسمبر حضور نے مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں اپنے مخصوص عقائد کی فہرست عدالت میں داخل فرمائی۔

27،26 دسمبر جلسہ سالانہ۔

27 دسمبر ڈاکٹر ڈوئی نے حضور کے لئے گستاخانہ کلمات استعمال کئے۔

دسمبر سیرۃ الابدال کے نام سے عربی رسالہ کی اشاعت۔

قادیان میں مڈل سکول کا اجراء

15 ستمبر 1897ء کو حضرت مسیح موعود نے قادیان میں جماعت کی طرف سے مڈل سکول کے اجراء کی بذریعہ اشتہار تحریک فرمائی اور اس کا مقصد وحید یہ بیان فرمایا کہ:-

"ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے کہ (دین حق) کیا شئے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے اور جن لوگوں نے (دین حق) پر حملے کئے ہیں وہ حملے کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں۔"

نیز فرمایا کہ "ہر ایک صاحب توفیق اپنے دائمی چندہ سے اطلاع دیوے کہ وہ..... کیا کچھ ماہواری مدد کر سکتا ہے واضح رہے کہ اول بنیاد چندہ کی اخویم مخدومی حکیم نورالدین صاحب نے ڈالی ہے"..... "ہر ایک صاحب کو اختیار ہوگا کہ اپنے لڑکے قادیان میں تعلیم کے لئے بھیجیں - بورڈنگ اور انتظامی امور کی کارروائی فہرست چندہ مرتب ہونے کے بعد شروع ہوگی"۔

یہ جماعت احمدیہ کی پہلی مرکزی درسگاہ تھی جس کا آغاز پرائمری سکول کی صورت میں حضرت مسیح موعود نے اپنے دست مبارک سے 3 جنوری 1898ء کو فرمایا اور اس کے اولین ہیڈ ماسٹر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب مدیر "الحکم" مقرر ہوئے۔ (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ "تاریخ احمدیت" جلد 2 ص 1 تا 5)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

قسط دوم آخر

خوشی کے اظہار کے پاک اور صاف طریق سوچے جائیں تا مجلس عزا اور شادی میں نمایاں فرق دکھائی دے

شادی بیاہ کی تقاریب کے بارہ حضور انور کی پر معارف ہدایات

دین صرف عجز و انکسار اور فروتنی ہی نہیں سکھاتا بلکہ استغناء' قناعت اور صبر و رضا بھی عطا کرتا ہے

رخصتانہ کے موقعہ پر تواضع کرنے کے کچھ فوائد بھی تو تھے جن سے غریب محروم رہ گئے۔ مجھے یاد ہے قادیان میں رخصتانے پہ کثرت سے غرباء کو بھی دعوت دی جاتی تھی اور بارہا ان کے لئے مواقع مہیا ہوتے تھے کہ وہ بھی بارہا اچھا کھانا کھاسکیں یا اچھی چائے وغیرہ میں شامل ہوسکیں۔ بار بار ان کو نسبتاً متمول لوگوں کی شادیوں میں شامل ہوکر ساتھ بیٹھنے کا موقعہ ملتا تھا اور جب ہم متمول کہتے ہیں تو ہرگز یہ مراد نہیں کہ بہت امیر۔ یہ نسبتی بات ہے۔ درمیانے درجہ کے متوسط حال احمدی بھی جب رخصتانے کیا کرتے تھے تو چائے کے ساتھ تواضع پیش کیا کرتے تھے جن میں غریب بھی بڑے شوق سے شامل ہوتے تھے۔

ایسے مواقع سے وہ محروم ہوئے تو یہ بھی سوسائٹی کا ایک نقصان ہے۔ یہ طرز فکر بھی درست نہیں کہ غریب کی شادی پر اس پر غیر معمولی بوجھ پڑتا ہے۔ تواضع ہمیشہ نسبتی چیز ہوا کرتی ہے۔ قادیان ہی میں مجھے یاد ہے کہ بعض غرباء محض چائے کی ایک پیالی اور ساتھ معمولی مٹھائی یا پکوڑے وغیرہ پیش کر دیا کرتے تھے اور امیر جو ان شادیوں میں شامل ہوتے تھے اس شمولیت کے نتیجہ میں ان کو غریب بھائیوں کی ضرورتوں کا پہلے سے بڑھ کر احساس ہوتا تھا۔ اور مخفی ہاتھ سے ان کی مدد کی جاتی تھی۔ پس یہ بھی لازم نہیں ہے کہ جماعتوں میں غریبوں کی شادیوں پر پر تکلف اخراجات کرنے کا سامان کیا جائے۔ ہر غریب یہ قبول بھی نہیں کرے گا کہ اس کی کھلم کھلا مدد ہو۔ بہت سے غریبوں میں بھی بڑے عزت دار لوگ ہوتے ہیں جو اگر کچھ نہ بھی کریں تو کسی احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہوتے اور عزت کے ساتھ سر بلندی سے اپنی بچی کو رخصت کرتے ہیں۔ درحقیقت تو یہی بنیادی اعلیٰ انسانی قدر ہے جسے فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ سادگی ضروری نہیں کہ امیروں کی سادگی کو دیکھ کر ہی قبول کی جائے۔ جو سادگی سنت حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے نصیب ہوتی ہے۔ اس میں استغناء پایا جاتا ہے۔ قناعت پائی جاتی ہے۔ عزت نفس پائی جاتی ہے۔ اس کی ایک بہت ہی پاکیزہ مثال میرے علم میں مولوی محمد منور صاحب کا وہ مضمون پڑھ کر سامنے آئی جو انہوں نے اپنی مرحومہ بیگم کی یاد میں لکھا ہے۔ کس طرح ان کی شادیاں ہوئیں' بے حد سادگی کے باوجود عزت نفس پر ایک ادنیٰ بھی داغ نہیں لگا بلکہ ساری زندگی پر وقار گزری۔ **پس یہ سوچ دماغوں پر غالب ہو جانا کہ امیر کی شادی دیکھ کر غریب جلتے رہیں گے اور ان کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔ (دینی) سوچ نہیں ہے۔** ہاں اذہان اور قلوب میں مخفی اشتراکیت کے جراثیم سے پیدا ہوتی ہے۔ ہمیں تو لمبی اور مسلسل محنت کے ساتھ جماعت کو حقیقی عزت نفس اور وقار عطا کرنا ہے۔ پس بیاہ شادی کے سلسلہ میں اگر غریب بھائیوں کی مدد کرنی ہے تو ایک رسمی رواج کی صورت میں اس کو فروغ دینا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ لیکن احساس کو زندہ رکھنا اور امیروں میں اور متمول لوگوں میں مسلسل نصیحت کے ذریعہ اس رجحان کو تقویت دینا کہ جو نعمتیں اور خوشیاں خدا تعالیٰ نے ان کو عطا کی ہیں وہ ان میں سے ہر ایک سے کچھ نہ کچھ حصہ اپنے کمزور بھائیوں کو اس طرح پیش کریں کہ ان کی آنکھیں اس کے نتیجہ میں جھکیں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہوں۔ قرآن کریم نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے جو اسلوب بیان فرمائے ہیں ان میں یہ بھی نصیحت ہے کہ وہ چیز پیش نہ کرو کہ اگر تمہیں دی جائے تو تمہاری آنکھیں شرم سے جھک جائیں۔ اس میں اگرچہ بظاہر چیز کی طرف اشارہ ہے لیکن میرے نزدیک اس کا مضمون زیادہ وسیع ہے اور چیز پیش کرنے کی طرز بھی اس میں شامل ہے۔ بعض لوگ اچھی چیزیں بھی اس طرح پیش کرتے ہیں کہ لینے والے کا دل سخت شرمندگی محسوس کرتا ہے جبکہ بعض لوگ معمولی چیز بھی اس طرح پیش کرتے ہیں کہ دل کسی قسم کی خجالت محسوس کرنے کی بجائے پیش کرنے والے کے لئے گہری محبت محسوس کرتا ہے۔ قرآن کریم نے جو مضمون بیان کیا ہے اس میں پیش کی جانے والی چیز کے لوازمات اور ماحول بھی شامل ہے۔

پس قرآنی تعلیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے قرآنی اخلاق کو زندہ کرنا ہمارا فرض ہے۔ غریبوں کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ انہیں توفیق ہے اس کے مطابق کریں اور ہرگز شرمائیں نہیں۔ اور امیروں کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ ریاء کاری اور شیطان کے رنگ میں پر تکلف اخراجات سے پرہیز کریں۔ اپنی تقاریب میں میانہ روی اور وقار اختیار کریں اور ومما رزقنٰھم ینفقون ۔ کے تابع ہر نوع کی جو خوشی ہو اس میں اپنے کمزور بھائیوں کا حصہ رکھیں لیکن جس حد تک ممکن ہو مخفی ہاتھ سے اور عزت نفس کا لحاظ رکھتے ہوئے۔

آخر پر اس سوال سے متعلق کچھ کہہ کر اس تبصرے کو ختم کرتا ہوں کہ غریبوں کی تعداد زیادہ ہے اور امیروں کی کم ہے اس صورت میں چند امیر سب غریبوں کے بوجھ کیسے اٹھاسکیں گے؟

اول تو امارت اور غربت کی تقسیم اس طرح برابر نہیں ہے کہ ہر شہر' ہر قصبے اور ہر علاقے میں چند بہت امیر اور چند بہت غریب ہوں۔ یہ نسبتی چیزیں ہیں۔ بعض اضلاع' بعض شہر اور بعض علاقوں کے علاقے غریب ہیں اور عرف عام میں جسے امیر کہا جاتا ہے وہ وہاں نہیں ہیں یا فرق بھی ہیں تو معمولی معمولی ہیں۔ وہاں یہی تعلیم افصح اور ابلغ ہے یعنی اقتضائے حال کے مطابق ہے کہ ساری سوسائٹی میں یہ مزاج پیدا کیا جائے کہ جتنی توفیق ہے اس کے مطابق ضرورتیں پوری کی جائیں اور عملاً یہی ہوتا ہے۔ اگر ڈیرہ غازی خان کی جماعتیں ہیں تو رخصتانے کے وقت چند کھجوریں پیش کرنا ایک عمدہ تواضع ہے۔ نسبتاً امیر لوگ زیادہ دوستوں کو بلاتے ہیں اور نسبتاً غریب کم کو لیکن معمولی خاطر مدارت حسب توفیق ہر شخص کو کچھ نہ کچھ میسر آ ہی جاتی ہے لیکن شہری علاقوں میں غریبوں اور امیروں کی نسبت مختلف ہوتی ہے۔ اکثر متوسط یا نچلے درجے کا متوسط طبقہ ہوتا ہے لیکن جو بہت غریب ہیں اور مدد قبول کرنے کے ضرورت مند ہیں اور مزاج کے لحاظ سے اس طرف مائل بھی ہیں ان کی تعداد اتنی زیادہ نہیں کہ سنبھالی نہ جاسکے لیکن اگر ہو بھی تو آخری صورت تو بہر حال یہی ہے جو ہمیں لازماً اپنانی ہوگی کہ غربت کو ہرگز باعث ذلت نہ سمجھا جائے اور عظمت کردار اور نیکی کے باعث عزت ہونے کا احساس دلوں میں اور ذہنوں میں جاگزیں کیا جائے۔ محلے داروں کا کام ہے کہ غریبوں کو سمجھائیں کہ تم بے شک کچھ بھی پیش نہ کرو ہم تمہاری شادیوں میں شامل ہوں گے اور عزت کے ساتھ بچی کو رخصت کریں گے۔ پھر انہیں توفیق ہو تو بے شک کچھ خرچ کردیں ورنہ ان کی شمولیت ہی غرباء کی عزت کا موجب بن سکتی ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جہاں ممکن ہو لجنہ کی مدد سے کچھ خواتین شادی والے گھروں میں پہلے پہنچ کر صفائیاں کریں اور سادگی سے جو کچھ سجاوٹ ممکن ہو اس کی تیاری میں ان کی راہنمائی اور مدد کریں اور اگر وہ ہیں ان کے لئے سادگی سے کچھ پکوڑے یا شکر پارے وغیرہ معمولی قیمت کی مٹھائی تیار کردی جائے تو یہ ایسا بوجھ نہیں ہے کہ جسے قصباتی اور شہری جماعتیں برداشت نہ کرسکیں۔ لیکن جس چیز کی کمی محسوس کررہا ہوں وہ یہ ہے کہ امیر لوگ غرباء کی حالت سے اس طرح باخبر نہیں رہے جس طرح قادیان میں ہوا کرتے تھے۔ نظام جماعت کو چاہئے کہ امیروں کو یاددہانی کراتے رہا کریں اور ارد گرد جہاں کوئی شادی نظر آئے کوشش کریں کہ بعض امیر خاندانوں کے بچے بچیاں اس میں ضرور شامل ہوں۔ کچھ دیں یا نہ دیں۔ یہ بات خارج از بحث ہے۔ ان کی شمولیت ہی غریب کی دلداری کا موجب بنے گی۔ اور ان کی اصلاح نفس کا ذریعہ۔ اسی طرح صرف رخصتانوں پر ہی نہیں ولیموں کے موقعہ پر بھی تو یہی کارروائیاں ضروری ہیں۔ رخصتانے کی تواضع بند کراکر یہ کیسے سوچا جاسکتا ہے کہ ہم نے اپنی ذمہ داری کو پورا کردیا۔ ولیمہ تو فرض ہے۔ اس طرف بھی تو نگاہ رکھنی چاہئے۔ جس طرح ولیمہ کا فرض چند آدمیوں کو طعام پیش کرکے پورا ہوسکتا ہے ایسے ہی رخصتانہ پر کیوں نہیں ہوسکتا۔ نیز ولیمہ کے وقت رخصتانے کی نسبت زیادہ اخراجات اٹھنے کا احتمال اور امکان ہوتا ہے۔ اس لئے ولیموں کے موقعہ پر بھی ان امور کی طرف توجہ دینی ضروری ہے۔ بہر حال اگر جماعت کی نگاہیں ہمیشہ اس پر مرکوز رہیں اور تقویٰ کے ساتھ جماعت ان معاملات میں کارروائی کرے تو پاکیزہ معاشرتی ماحول میں تمام تمدنی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

پس تواضع کے پیچھے اتنا پڑنے کی بجائے بیہودہ رسم و رواج۔ دکھاوے اور نمائشیں اور تبذیر کے خلاف جہاد کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم مولوی محمد منور صاحب کی کتاب "ایک نیک بی بی کی یاد میں" ایک اچھی چیز ہے جس کو بیاہ شادی کے موقعہ پر عام کرنا چاہئے۔ یہ کتاب امیروں کو بھی اور غریبوں کو بھی پڑھانی چاہئے تاکہ انہیں علم ہو کہ یہ بھی شادی کا ایک طریق ہے۔ اس سے ان کی نفسیاتی اصلاح ہو

گی اور بہت سی رسم و رواج کے ازالے کی طرف توجہ پیدا ہو گی اور سچی عزت نفس اور وقار کا مضمون سمجھ آئے گا۔

آپ کی رپورٹ اور سفارشات کے ساتھ سٹینڈنگ کمیٹی کے دو ممبران مکرم احمد عمران صاحب آف راولپنڈی اور مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب بیرسٹر آف کراچی کی طرف سے الگ الگ اختلافی نوٹ بھی موصول ہوئے ہیں۔ مکرم عمران صاحب کا نوٹ تو غیر واضح ہے۔ پہلی ہی دلیل میں وہ اپنی اوپر کہی ہوئی بات کے برعکس بات آخر پر کہہ رہے ہیں اور نہایت واضح سفارشات میں خواہ مخواہ الجھاؤ پیدا کر رہے ہیں۔

تقاریب رخصتانہ اور شریعت

جہاں تک مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب بیرسٹر کے اختلافی نوٹ پر تبصرہ کا معاملہ ہے ان کی یہ دلیل ہی ناقابل قبول ہے کہ ''.......... اس پابندی کا بنیادی مقصد غرباء کو تکلیف مالا یطاق سے بچانا ہے۔'' انہوں نے پہلے بھی مشاورت میں تقریر کی تھی۔ اس میں بھی اسی قسم کا استدلال تھا جس کی کوئی بنیاد نہیں۔ صرف خلط مبحث ہے۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں باقاعدہ رخصتانہ کے موقعہ پر تقریب منائی جاتی تھی اس وقت تک یہ کہنا کہ کچھ کھانا وغیرہ پیش نہیں کیا جاتا تھا ایک بالکل بے محل بات ہے۔ مہمانوں کی عزت اور تکریم اور ان کی خدمت میں کچھ ماکولات پیش کرنا اس کو غیر شرعی قرار دینا درست نہیں۔ چوہدری مبارک احمد صاحب کی سوچ کا رخ بالکل اور نتائج پیدا کرے گا جو انہوں نے تقریباً بات سمجھنے کے باوجود نظر انداز کر دیئے ہیں۔ یہ استدلال صرف اس حد تک محدود رہے گا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں بعض دفعہ لڑکی کے والد ہی لڑکی کو خود چھوڑ آیا کرتے تھے اور دعوت پر لوگوں کو بلانے کا کوئی عمل ثابت نہیں تو پھر رخصتانے کی تقریب ہی ناجائز ہے اور اس پر پابندی ہو جانی چاہئے۔ لیکن اس کو یہ کہہ کر نظر انداز کر دینا کہ موجودہ حالات کے تقاضوں کے مطابق ہے اور پھر یہ دلیل دینا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں کسی قسم کی تقریب یا ماکولات وغیرہ پیش نہیں کئے جاتے تھے ایک ایسی بات ہے جس کی بنیاد پہلے قدموں کے نیچے سے نکال دی گئی اور پھر نتیجہ نکالا گیا۔

پس ایک دفعہ پھر یہ ثابت کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس بات کے قطعی شواہد مل جائیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں اسی طرح تقریب ہوا کرتی تھی جیسی اب عالم (دین) میں رائج ہو چکی ہے اور (دوسری بعض قوموں میں نہیں) اس کے باوجود مہمانوں کو کچھ مشروبات یا ماکولات پیش کرنا مکروہ یا ممنوع سمجھا جاتا تھا تو پھر یہ اجازت دینا نظام جماعت کے اختیار میں ہی نہیں اور ایک مضبوط شرعی مانع ہمارے سامنے آ جائے گا۔ میرے علم میں ایسی کوئی شہادت نہیں ملتی بلکہ رواج ہی مختلف تھا۔

پس اگر اس بات کو محل نظر بنایا گیا کہ چونکہ اس زمانہ میں رخصتانے کی تقریب کا رواج ہی کوئی نہیں تھا اس لئے اس کو غیر شرعی ٹھہرایا جائے تو بات یہیں نہیں ٹھہرے گی بلکہ حجۃ اللہ حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کے (رفقاء) کے موقف کو بھی نعوذ باللہ غیر شرعی قرار دینا پڑے گا۔ پس جب تک شریعت کے معاملات پر گہری نظر نہ ہو تو بلاوجہ شرعی دلائل تلاش کرنا اور یہ نہ سوچنا کہ اس کے کیسے کیسے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں ایک محفوظ انداز فکر نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں تو غرباء اپنی توفیق کے مطابق خدمت کرتے تھے اور انہیں کوئی احساس کمتری نہیں تھا۔ یہ کس نے کہا کہ غریب آدمی امیروں کی برابری کرتے ہوئے ویسی ہی مہمانداری کرے۔ غریبوں کی ہزاروں شادیاں ایسی ہوتی ہیں جن کے متعلق امیروں کو ہوا بھی نہیں لگتی کہ یہ کیا ہو رہا ہے اور یہ لوگ کن مشکلات میں مبتلا ہیں۔ اس لئے یا تو رخصتانہ کے رواج کو ہی کلیۃً ختم کر دیا جائے ورنہ اکرام ضیف کو (دینی) معاشرہ میں جو ایک مستقل شرعی حیثیت حاصل ہے اس کو تکلفات اور دکھاوے سے پاک رکھنا تو ہمارا کام ہے۔ کالعدم کر دینا ہمارا کام نہیں۔ پھر یہ کیوں نہیں سوچتے کہ امیر لوگ اپنی بچیوں کو اسی طرح دو جوڑے دیں اور معمولی جہیز دیں جس طرح غریب دیتے ہیں۔ اس طرح کی سوچوں سے تو پھر دلیل بہت لمبی ہوتی چلی جائے گی۔ **(دین) صرف عجز و انکسار اور فروتنی ہی نہیں سکھاتا بلکہ استغناء۔ قناعت اور صبر و رضا بھی عطا فرماتا ہے۔** بہرحال اس قسم کی سوچیں بھی جماعت میں ہیں۔ ان کو سننا اور غور کرنا ہمارا فرض ہے لیکن ساتھ ہی ان کی غلط فہمیوں کی نشاندہی کرنا بھی ضروری ہے۔

بہرحال کمیٹی غور و فکر کے بعد جس نتیجہ پر پہنچی ہے اس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ بعینہٖ یہی میرا منشاء تھا جو میں آپ سے سننا چاہتا تھا۔ کمیٹی کی ساری سفارشات ہی بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ تعجب ہے کہ ان میں مذکور دوسری باتوں سے تو صرف نظر ہو رہا ہے اور دیکھنے والوں کو صرف کھانا نظر آ رہا ہے۔ کمیٹی کی سفارشات میرے اس تبصرہ کے تابع اور اس کی حدود میں منظور ہیں۔ ان پر عملدرآمد کے سلسلہ میں باقاعدہ ایک مہم چلانی چاہئے۔ بہتر ہو کہ شادی بیاہ سے کچھ عرصہ پہلے ان مختصر سی نصائح کو چھپوا کر رشتہ شادی میں منسلک ہونے والے خاندانوں کو بھجوا دیا جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور قدم قدم پر راہنمائی اور نصرت فرمائے۔ اللہ آپ کو (دین) کے اعلیٰ اخلاق کی سچی روح کی حفاظت اور بقاء کے لئے مقبول خدمات کی توفیق بخشے۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

اپنی اولادوں کو امام وقت کے خطبات سے جوڑ دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

'' آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں۔ ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں۔ روس کے ہوں یا امریکہ کے 'سب اگر خلیفہ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہو گی۔ وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے خواہ ظاہری طور پر ان کی قوموں کا فرق ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے رنگ چہروں کے لحاظ سے جلدوں کے لحاظ سے الگ الگ ہوں گے مگر دل کا ایک ہی رنگ ہو گا۔ ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہو گا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے کیونکہ وہ قرآن کریم کی روشنی میں تربیت پا رہے ہوں گے قرآن کریم کے نور سے حصہ لے رہے ہوں گے۔

اپنی اولاد کو خطبات سنانے کا انتظام کریں اور انہی الفاظ میں سنائیں 'خلاصوں پر راضی نہ ہوں...... اپنی اولادوں کو ہمیشہ خطبات سے جوڑ دیں اگر آپ یہ کریں گے تو ان پر بہت بڑا احسان کریں گے۔ اپنی آئندہ نسلوں کے ایمان کی حفاظت کرنے والے ہوں گے ان کو غیروں کے حملے سے بچانے والے ہوں گے۔ ان کے اخلاق کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔''

(خطبہ جمعہ 31 مئی بمقام سرینام الفضل 4 مئی 98ء)

''میں تمام دنیا کی جماعتوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ جن کمزوروں کے دل میں ایک اچنبھے کی خاطر ہی سہی تعجب کی وجہ سے ہی سہی ایک شوق تو پیدا ہوا ہے کہ وہ مجھے دیکھیں اور مجھے سنیں ٹیلی ویژن کے ذریعے سے۔ اگر وہ ایک دو دفعہ سن کر واپس چلے جائیں تو ہمیں کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ ہمیں کوشش یہ کرنی چاہئے کہ جو آئے وہ مستقل آ جائے۔ جو ہمارا ہو ہمارا ہو کر رہ جائے۔ آ کر چلے جانے والوں سے ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ دل میں بڑی تمنا یہ ہے کہ ساری جماعت ایک مرکز کے گرد اس طرح اکٹھی ہو جائے جس طرح شہد کی مکھیاں شہد کی ملکہ کے گرد اکٹھی ہوتی ہیں اور اپنی الگ زندگی کا تصور ہی نہیں کر سکتیں اور الگ زندگی میں وہ Survive نہیں کر سکتیں۔ یعنی ان کی بقاء کی کوئی ضمانت نہیں لازماً اکیلی اکیلی مکھی مر جایا کرتی ہے تو یہی روحانی جماعتوں کا حال ہوا کرتا ہے...... پس جو بکھرے بکھرے احمدی ہیں جو کناروں پر چلے گئے جن کا مرکز سے تعلق کمزور ہو گیا ہے اب بہت اچھا موقع ہے کہ ان کو جب وہ ایک دفعہ آ جائیں تو انہیں اپنا لیا جائے ان سے محبت اور پیار کا سلوک کیا جائے آئندہ ان کو اگر وہ نہ آئیں تو ان کو بلانے کے لئے آدمی بھیجے جائیں اور کمزوروں کی تلاش کی جائے کہ جہاں جہاں کوئی کمزور ہے وہاں اس تک پہنچ کر اسے یہ تحریک کی جائے کہ ایک دفعہ آ جاؤ دیکھ تو لو اور پھر رفتہ رفتہ امید رکھتا ہوں کہ جو آ جائے وہ آ ہی جاتا ہے خدا کے فضل سے۔ ہر جگہ سے خبریں مل رہی ہیں کہ جو ایک دفعہ آ جائے۔ پھر وہ نہیں چھوڑتا بار بار آتا ہے (۔) تو اس سلسلے کو اللہ کے فضل سے زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں اور ہو گا تو سہی کیونکہ میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ اللہ کی تقدیر ہے جس نے جماعت کو اس نئے دور میں داخل کیا ہے۔ اور اب یہ سلسلہ پھیلنا ہی پھیلنا ہے کوئی دنیا کی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ اس کو ہوا کے رخ پر چل کر اس کی مدد کریں تو مفت کا ثواب حاصل ہو گا۔''

(خطبہ جمعہ 8 جنوری 93ء مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 12 جنوری 93ء)

مبشر احمد خالد صاحب

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

راز حقیقت

کل صفحات

یہ کتاب روحانی خزائن جلد 14 کے ص 151 تا 177 کل 26 صفحات پر مشتمل ہے۔

سن تصنیف

یہ رسالہ 1898ء کے آخر میں تالیف کیا گیا اور پہلی بار 30 نومبر 1898ء کو شائع ہوا۔

نفس مضمون

اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود نے حضرت عیسیٰؑ کے حالات درج فرمائے ہیں اور ان کے صلیب پر سے زندہ اتارے جانے اور سفر کشمیر اختیار کرنے پر روشنی ڈالی ہے۔

دیگر اہم مضامین

1۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت مسیح موعود کے ایک عربی الہام "اُتعجب لامری" پر یہ اعتراض کیا تھا کہ عجب کا صلہ لام نہیں آتا اس کا حضور نے نہایت معقول اور مدلل جواب احادیث نبویہ اور زبان عرب کے محاورات کی مثالیں پیش کر کے دیا ہے جس سے مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

2۔ حضور نے ایک اشتہار مباہلہ شائع فرمایا جس کی وجہ سے مولوی بٹالوی صاحب نے آپ کے خلاف گورنمنٹ کے پاس بہت سی شکایات کر کے اور گمراہ کن اطلاعات پہنچا کر غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ اس پر آپ نے اس رسالہ میں اپنے اس اشتہار مباہلہ کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔

3۔ اس رسالہ میں حضور نے حضرت مولوی عبداللہ صاحب کشمیری کے اس خط کو بھی من وعن شائع کیا ہے۔ جس میں مولوی صاحب نے آپ کے حکم پر سری نگر محلہ خان یار میں کشمیر جا کر اپنی تحقیق کی تفصیل بیان کرتے ہوئے سری نگر محلہ خان یار میں واقع ایک روضہ المعروف "مزار شریف شہزادہ یوز آسف نبی اللہ" کو حضرت عیسیٰؑ کا مزار ثابت کیا ہے۔

تعلیمی وتربیتی اقتباسات

جماعت کے لئے نصائح

''اور میں اپنی جماعت کو چند الفاظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقویٰ پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں مگر چاہئے کہ خاموش رہیں اور تقویٰ اور نیک بختی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقویٰ اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مثل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی جب تک انسان عدالت کے کمرہ سے باہر ہے اگرچہ اس کی بدی کا بھی مواخذہ ہے۔ مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرماوے۔ بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اس کے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نہ کرو کہ بسا اوقات ملاقات موجب جنگ وجدل ہو جاتی ہے۔ اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچھ بحث مباحثہ بھی نہ کرو کہ بسا اوقات بحث مباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ضرور ہے کہ نیک عملی اور راست بازی اور تقویٰ میں آگے قدم رکھو کہ خدا ان کو جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ضائع نہیں کرتا۔'' (ص 153-154)

کرامت کیا چیز ہے

''کرامت کیا چیز ہے اور خوارق کب ظہور میں آتے ہیں! سو سمجھو اور یاد رکھو کہ دلوں کی تبدیلی آسمان کی تبدیلی کو چاہتی ہے۔ وہ آگ جو اخلاص کے ساتھ بھڑکتی ہے وہ عالم بالا کو نشان کی صورت پر دکھلاتی ہے۔ تمام مومن اگرچہ عام طور پر ہر ایک بات میں شریک ہیں یہاں تک کہ ہر ایک کو معمولی حالت کی خوابیں بھی آتی ہیں اور بعض کو الہام بھی ہوتے ہیں لیکن وہ کرامت جو خدا کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی ہے اور خدا کو دکھلا دیتی ہے۔ وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے جو ان بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کی جاتی ہے جو حضرت احدیت میں جان نثاری کا مرتبہ رکھتے ہیں جبکہ وہ دنیا میں ذلیل کئے جاتے اور ان کو برا کہا جاتا اور کذاب اور مفتری اور بدکار اور لعنتی اور دجال اور ٹھگ اور فریبی ان کا نام رکھا جاتا ہے اور ان کے تباہ کرنے کے لئے کوششیں کی جاتی ہیں تو ایک حد تک وہ صبر کرتے اور اپنے آپ کو تھامے رہتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کی غیرت چاہتی ہے کہ ان کی تائید میں کوئی نشان دکھاوے تب یکدفعہ ان کا دل دکھتا ہے اور ان کا سینہ مجروح ہوتا ہے۔ تب وہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر تضرعات کے ساتھ گرتے ہیں۔ اور ان کی دردمندانہ دعاؤں کا آسمان پر ایک صعب ناک شور پڑتا ہے۔ اور جس طرح بہت سی گرمی کے بعد آسمان پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بادل کے نمودار ہو جاتے ہیں اور پھر وہ جمع ہو کر ایک تہ بتہ بادل پیدا ہو کر یکدفعہ برسنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی مخلصین کے دردناک تضرعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں رحمت کے بادلوں کو اٹھاتے ہیں۔ اور آخر وہ ایک نشان کی صورت پر زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ غرض جب کسی مرد صادق ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہا تک پہنچ جائے تو سمجھنا چاہئے کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا۔

ہر بلائیں قوم راحق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

(ص 157-158)

راستبازی کو فتح ملتی ہے

''سو اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے۔ اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔ دیکھو ہمارے سید و مولیٰ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کمزوری کی حالت میں مکہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ اور ان دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا کچھ عروج تھا اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن جانی ہو گئے تھے تو پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی۔ سو بھائیو! اس پر قدم مارو اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو۔ پھر عنقریب دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔'' (ص 155-156)

یوز آسف کی حقیقت

یسوع کے لفظ کی صورت بگڑ کر یوز آسف بننا نہایت قرین قیاس ہے کیونکہ جب کہ یسوع کے لفظ کو انگریزی میں بھی جیزس بنا لیا ہے تو یوز آسف میں جیزس سے کچھ زیادہ تغیر نہیں ہے۔ یہ لفظ سنسکرت سے ہرگز مناسبت نہیں رکھتا۔ صریح عبرانی معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ملک میں کیوں تشریف لائے اس کا سبب ظاہر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جبکہ ملک شام کے یہودیوں نے آپ کی تبلیغ کو قبول نہ کیا اور آپ کو صلیب پر قتل کرنا چاہا تو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے موافق اور نیز دعا کو قبول کر کے حضرت مسیحؑ کو صلیب سے نجات دے دی۔ اور جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح کے دل میں تھا کہ ان یہودیوں کو بھی خدا تعالیٰ کا پیغام پہونچاویں کہ جو بخت النصر کی غارت گری کے زمانہ میں ہندوستان کے ملکوں میں آ گئے تھے۔ سو اسی غرض کی تکمیل کے لئے وہ اس ملک میں تشریف لائے۔'' (ص 167-168)

ڈاکٹر برنیر کی تحقیق

ڈاکٹر برنیر صاحب فرانسیسی اپنے سفرنامہ میں لکھتے ہیں کہ کئی انگریز محققوں نے اس رائے کو بڑے زور کے ساتھ ظاہر کیا ہے کہ کشمیر کے مسلمان باشندے دراصل اسرائیلی ہیں جو تفرقہ کے وقتوں میں اس ملک میں آئے تھے۔ اور ان کے کتابی چہرے اور لمبے کرتے اور بعض رسوم اس بات کے گواہ ہیں۔ پس نہایت قرین قیاس ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام کے یہودیوں سے نومید ہو کر اس ملک میں تبلیغ قوم کے لئے آئے ہوں گے۔ حال میں روسی سیاح نے ایک انجیل لکھی ہے جس کو لنڈن سے میں نے منگوایا ہے وہ بھی اس رائے میں ہم سے متفق ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ملک میں آئے تھے اور جو بعض مصنفوں نے واقعات یوز آسف نبی کے لکھے ہیں جن کے یورپ کے ملکوں میں بھی ترجمے پھیل گئے ہیں ان کو پادری لوگ بھی پڑھ کر سخت حیران ہیں کیونکہ وہ تعلیمیں انجیل کی اخلاقی تعلیم سے بہت ملتی ہیں بلکہ اکثر عبارتوں میں توارد معلوم ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی تبتی انجیل کو انجیل کی اخلاقی تعلیم سے بہت توارد ہے۔ پس یہ ثبوت ایسے نہیں ہیں کہ کوئی شخص معاندانہ تحکم سے یکدفعہ ان کو رد کر سکے بلکہ ان میں سچائی کی روشنی نہایت صاف پائی جاتی ہے اور اس قدر قرائن ہیں کہ یکجائی طور پر ان کو دیکھنا اس نتیجہ تک پہنچاتا ہے کہ یہ بے بنیاد قصہ نہیں ہے۔ یوز آسف کا نام عبرانی سے مشابہ ہونا اور یوز آسف کا نام نبی مشہور ہونا جو ایسا لفظ ہے کہ صرف اسرائیلی اور اسلامی انبیاء پر بولا گیا ہے اور پھر اس نبی کے ساتھ شہزادہ کا لفظ ہونا اور پھر اس نبی کی صفات حضرت مسیح علیہ السلام سے بالکل مطابق ہونا اور اس کی تعلیم انجیل کی اخلاقی تعلیم سے بالکل ہمرنگ ہونا اور پھر مسلمانوں کے محلہ میں اس کا مدفون ہونا اور پھر انیس سو سال تک اس کے مزار کی مدت بیان کئے جانا اور پھر اس زمانہ میں ایک انگریز کے ذریعہ سے بھی انجیل برآمد ہونا اور اس انجیل سے صریح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس ملک میں آنا ثابت ہونا یہ تمام ایسے امور ہیں کہ ان کو یکجائی طور پر دیکھنے سے ضرور یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ملک میں آئے تھے اور اسی جگہ فوت ہوئے اور اس کے سوا اور بھی بہت

باقی صفحہ 7 پر

ہمارے ناموں کا پس منظر

مکرم حمید المحامد صاحب ایم اے

ہر بچے کی پیدائش پر ایک اہم مرحلہ بچے کے نام رکھنے کا ہوتا ہے۔ بچے کے والدین کے علاوہ عزیزوں رشتہ داروں کی طرف سے اظہار محبت کے طور پر نام تجویز ہونے لگتے ہیں۔ ہر کوئی اپنے اپنے ذوق و پسند کے مطابق نام تجویز کرنے لگتا ہے۔

والدین بھی اسی ادھیڑبن میں ہوتے ہیں کہ تجویز کردہ ناموں میں سے بچہ کا وہ نام منتخب کیا جائے جو بڑے ہو کر اسے دوسروں میں نمایاں کرے۔

"تجویز کردہ ناموں کے انتخاب میں یہی مشکل درپیش ہوتی ہے کہ جو نام مفہوم و مطلب میں بابرکت ہوتے ہیں ان میں جدت و ندرت نظر نہیں آتی' جو صوتی اعتبار سے پسند ہوتے ہیں ان میں مفہوم و مطلب کچھ نہیں ہوتا۔ جن میں ندرت فکر کا کمال ہوتا ہے وہ عام فہم نہیں ہوتے۔ جو عام فہم ہوتے ہیں ان میں حسن و رعنائی مفقود ہوتی ہے یا کثرت استعمال سے متروک ہو چکی ہوتی ہے۔

ناموں کے بارے میں ہمارے والد صاحب اپنا نکتہ نظر رکھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ناموں سے انسان کا خاندانی پس منظر جھلکتا ہے۔ نام سے ہی خاندانی وجاہت اور جہالت عیاں ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ اس بات کے قائل تھے کہ بچوں کے ایسے نام رکھے جائیں جن سے بچے کے علمی گھرانے سے متعلق ہونے کا پس منظر روشن ہو۔ معلوم ہو کہ جن بزرگوں نے بچوں کے یہ نام رکھے ہیں بڑے سوچ سمجھ کر رکھے ہیں محض پکارنے کے لئے نظریہ ضرورت کے تحت نہیں رکھے۔ بلکہ بچوں کو ایک نام مقام و پہچان دینے کے لئے دوسروں کی نظروں میں بچوں کی شناخت روشن کرنے کے لئے اور خود بچوں کے ذہنوں میں ان کا مقام و منصب اور اپنے بزرگوں کا مرتبہ اور قدر و منزلت روشن رکھنے کے لئے تا اپنی عملی زندگی میں وہ اس کی پاسداری کریں اور اس مقام مرتبہ اور منزل کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔

والد صاحب کا تعلق ایسے گھرانہ سے تھا جس میں مادری زبان بنگالی کے علاوہ اردو' عربی اور فارسی سے بھی گہری دلچسپی تھی' دادا جان قاری نعیم الدین علوم دینیہ سے بہرہ ور اور عربی و فارسی سے گہرا شغف رکھنے والے تھے اور اپنا ایک وسیع حلقہ اثر رکھتے تھے۔ ان کے والد مولوی کلیم الدین بھی عربی و فارسی سے گہری دلچسپی رکھنے والے عالم دین تھے۔ ہمارے دو چچا مربیان سلسلہ مولوی ظل الرحمٰن فاضل علوم دینیہ (مولوی فاضل) کی سند رکھتے تھے اور دوسرے چچا صوفی مطیع الرحمٰن صاحب عربی زبان و ادب کے ایم اے تھے لہٰذا جس گھر گھرانے میں عربی و فارسی کا چرچا ہو وہاں بچوں کے ناموں کے متعلق کیا بے اعتنائی برتی جا سکتی ہے! البتہ بچوں کے نام خاص اہتمام سے رکھنے کا خیال پہلے والد صاحب کو ہی آیا کیونکہ وہ بھائی بہنوں میں سب سے بڑے تھے۔ اس کی ایک وجہ ان کی ابتدائی ملازمت کے دوران اپنے آفس میں ایک ہمنام کی موجودگی تھی جس سے انہیں خاصی الجھن ہوتی اور وہ دل ہی دل میں تہیہ کرتے کہ میں اپنے بچوں کے ناموں میں احتیاط برتوں گا۔

چنانچہ کسی مبارک گھڑی میں انہوں نے معاملہ گھر میں موجود علماء کے جرگہ کے سامنے پیش کیا۔ جرگہ نے خاص غور و فکر کے بعد ناموں کی ایک فہرست مرتب کرنی شروع کی اور اس طرح سات ناموں کی ایک فہرست تیار ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کو پانچ بیٹوں سے نوازا جن کے نام فہرست میں موجود ناموں کی ترتیب کے مطابق یوں رکھے گئے:

1-مفیض المعارف
2-حسین المحاسن
3-کریم المکارم
4-(خاکسار) حمید المحامد
5-یمین المیامن

پانچ بیٹوں کی پیدائش کے بعد ہمارے ہاں ایک بہن ہوئی اور والدہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

عرصہ بعد ایک مرتبہ بغرض دعا حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا نام حمید المحامد عرض کیا حضرت مولوی صاحب جو عربی فارسی زبانوں کے بے بدل عالم تھے اور اپنی مادری زبان پنجابی کے علاوہ عربی و فارسی میں بھی ان کا کلام نظم ونثر ان ہر سہ زبانوں پر ان کی کامل دسترس کا مظہر ہے انہوں نے یہ نام سنا تو از حد محظوظ ہوئے اور فرمایا: ''آں دم تا ایں دم یہ نام سننے میں نہیں آیا'' بعدہ باقی بھائیوں کے نام بھی حضرت مولانا کی خدمت میں عرض کئے گئے۔

قرآن کریم کی قراءۃ ہمارے خاندان کا خاص وصف رہا ہے۔ دادا جان حضرت قاری نعیم الدین کی قراءۃ جن بزرگوں نے سنی عرصہ دراز تک ان کا لحن و سوز نہیں بھول سکے ایسے ہی ایک بزرگ قادیان کے منارۃ المسیح پر آپ کی صدائے صلوٰۃ کی سحر انگیز تاثیر کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ دادا جان وہ شخص تھے جنہوں نے وقف زندگی کی تحریک پر بہت پہلے (غالباً 1922ء میں) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خدمت میں اپنے دو بیٹوں حضرت مولوی ظل الرحمٰن صاحب مولوی فاضل اور جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے کی زندگیاں خدمت سلسلہ کے لئے پیش کیں اول الذکر مربی سلسلہ بنگال رہے اور ایک لمبی بابرکت زندگی انہوں نے خدمت سلسلہ میں گزاری اور موخر الذکر مربی سلسلہ امریکہ رہے اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے بعد اٹھائیس سال سے زائد عرصہ امریکہ میں فرائض منصبی ادا کرتے رہے۔ قراءۃ کے معاملہ میں ہمارے چھوٹے چچا ڈاکٹر محبوب الرحمٰن کی قراءۃ بھی خوب تھی۔ ہمارے بھائیوں میں یہ ورثہ ہمارے چھوٹے بھائی یمین المیامن کے حصہ میں آیا جو بچپن سے ہی قادیان میں اطفال اور بعد ازاں مقامی مجالس خدام الاحمدیہ میں تلاوت قرآن کریم میں انعامات حاصل کرتا رہا۔ ایام طفلی میں ایک مرتبہ ایسے ہی ایک اجلاس میں جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کرسی صدارت پر جلوہ افروز تھے بھائی کا نام بغرض تلاوت پکارا گیا۔ حضور نے اس ننھے طفل کو پہلے اپنے پاس بلایا اور از راہ تفنن بھائیوں کے ناموں کے حوالہ سے فرمایا: ''پہلے گردان سناؤ'' چنانچہ بھائی نے اپنے سب بھائیوں کے نام سنائے۔ اس واقعہ کے حوالہ سے میں اکثر دوستوں کو اپنا تعارف گردان کے چوتھے صیغے کے طور پر کراتا ہوں۔ حضور نے اپنی مجالس عرفان اور خطبات میں بھی چند مواقع پر ہمارے ناموں کا ذکر فرمایا۔

ان ناموں کی جھلک اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عطاء کردہ ناموں: صباح النصر اور نوید الفتح میں ملتی ہے جو حضور نے میرے پوتے اور پوتی کو عطا کئے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری اولاد در اولاد کو اپنے بزرگوں کا نام روشن رکھنے کی سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34226 میں محمود احمد شرما ولد عبدالحمید شرما قوم شرما پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورسیز سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2002-7-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/45000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمود احمد شرما ولد عبدالحمید شرما کراچی گواہ شد نمبر 1 مرزا طیب احمد صاحب ولد مرزا رفیع احمد صاحب کراچی گواہ شد نمبر 2 افتخار احمد ولد محمد الیس وصیت نمبر 26027

مسل نمبر 34227 میں عائشہ صدیقہ احمد زوجہ محمود احمد شرما قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورسیز سوسائٹی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2002-2-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1-حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے۔ 2- طلائی زیورات وزنی 255 گرام مالیتی -/162550 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عائشہ صدیقہ احمد زوجہ محمود احمد شرما کراچی گواہ شد نمبر 1 محمود احمد شرما ولد عبدالحمید شرما کراچی گواہ شد نمبر 2 مرزا طیب احمد ولد مرزا رفیع احمد صاحب کراچی

مسل نمبر 34229 میں رضوان اسلم ولد محمد اسلم قوم راجپوت پیشہ سیلز مین عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وحدت کالونی لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2002-3-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رضوان اسلم ولد محمد اسلم وحدت کالونی لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا عبدالکریم ولد رانا عبدالحکیم وصیت نمبر 11392 گواہ شد نمبر 2 عبدالحفیظ خالد ولد عبدالرشید وصیت نمبر 30592

پانی احتیاط سے استعمال کریں

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 28/ جون 2002ء

6-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
7-00 a.m	یسرنا القرآن سیکھئے
7-30 a.m	مجلس عرفان حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
8-30 a.m	آل ربوہ بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ فائنل میچ
9-05 a.m	ایم ٹی اے امریکہ کے چند پروگرام
10-05 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
10-45 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
12-05 p.m	تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
12-35 p.m	لقاء مع العرب حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
1-35 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (سرائیکی زبان میں)
2-40 p.m	مجلس عرفان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
3-40 p.m	انٹرویو: نصیر احمد طارق صاحب
4-15 p.m	انڈونیشین زبان میں چند پروگرام
5-15 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
6-00 p.m	خطبہ جمعہ براہ راست
7-05 p.m	تلاوت قرآن کریم ' درس ملفوظات' عالمی خبریں
8-00 p.m	بنگالی احباب سے حضور ایدہ اللہ کی ملاقات
9-05 p.m	خطبہ جمعہ فرمودہ حضور ایدہ اللہ
10-05 p.m	یسرنا القرآن سیکھئے
10-30 p.m	فرانسیسی زبان میں چند پروگرام
11-30 p.m	جرمن زبان میں چند پروگرام

ہفتہ 29/ جون 2002ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب
2-00 a.m	جلسہ سالانہ امریکہ براہ راست
4-50 a.m	خطبہ جمعہ فرمودہ حضور ایدہ اللہ
6-05 a.m	تلاوت قرآن کریم- عالمی خ[illegible] درس حدیث
7-00 a.m	یسرنا القرآن سیکھئے
7-25 a.m	مجلس سوال و جواب [illegible] کے ساتھ (انگریزی)
8-30 a.m	جلسہ سالانہ امر[illegible]
11-00 a.m	جرمن [illegible] حضور ایدہ [illegible] 13-6-2002
12-05 p.m	تلاوت قرآن کریم- عالمی خبریں
12-30 p.m	لقاء مع العرب حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
1-40 p.m	فرانسیسی سروس
2-30 p.m	جلسہ سالانہ امریکہ 2002ء کے پروگرام
5-00 p.m	کہکشاں
6-05 p.m	تلاوت قرآن کریم- درس حدیث- عالمی خبریں
6-50 p.m	اردو کلاس حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
8-00 p.m	بنگلہ زبان میں پروگرام
9-05 p.m	چلڈرنز کلاس حضور ایدہ اللہ کے ساتھ 29-6-2002
10-05 p.m	فرانسیسی سروس
11-05 p.m	جرمن زبان میں چند پروگرام

اتوار 30/ جون 2002ء

12-10 a.m	لقاء مع العرب حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
1-20 a.m	عربی سروس عربی زبان میں مختلف پروگرام
2-20 a.m	یسرنا القرآن سیکھئے
2-45 a.m	مجلس سوال و جواب حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
3-50 a.m	چلڈرنز کلاس حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
4-50 a.m	جرمن بولنے والی خواتین کی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات
6-05 a.m	تلاوت قرآن کریم' سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم- عالمی خبریں
7-00 a.m	چلڈرنز کلاس حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
7-30 a.m	مجلس سوال و جواب حضور ایدہ اللہ کے ساتھ (اردو)
8-30 a.m	مذاکرہ
9-25 a.m	خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28-6-2002
10-25 a.m	اردو اسباق ہادی علی کے ساتھ
10-55 a.m	ینگ لجنہ سے حضور ایدہ اللہ کی ملاقات
12-00 p.m	تلاوت قرآن کریم- عالمی خبریں
12-35 p.m	لقاء مع العرب حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
1-40 p.m	خطبہ جمعہ فرمودہ حضور ایدہ اللہ 4-9-96 سپینش ترجمہ کے ساتھ
2-45 p.m	محفل مشاعرہ خدام الاحمدیہ
3-30 p.m	تحریک احمدیت کوئز پروگرام
4-15 p.m	انڈونیشین سروس
5-15 p.m	مذاکرہ
6-10 p.m	تلاوت قرآن کریم- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم- عالمی خبریں
7-00 p.m	مجلس عرفان حضور ایدہ اللہ کے ساتھ
8-00 p.m	جلسہ سالانہ امریکہ کے اختتامی پروگرام براہ راست
11-30 p.m	جرمن زبان میں مختلف پروگرام

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد صاحب رند بلوچ دار العلوم غربی خلیل معلم وقف جدید لکھتے ہیں خاکسار کے تایا جان مکرم واحد بخش خان صاحب ولد مکرم الٰہی بخش خان صاحب رند بلوچ (بستی رندان) اسی (80) سال کی عمر پا کر مورخہ 6 جون 2002ء بروز جمعرات وفات پا گئے۔ مرحوم خدا کے فضل و کرم سے ابتلاء کے ہر دور میں وفا کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ مرحوم کا جنازہ مقامی معلم صاحب نے پڑھایا اور بیٹ دریائی کے مقامی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ لواحقین میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو غریق رحمت کرے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سروعہ دار البرکات ربوہ دل کے عارضہ اور پتے میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم چوہدری عبد الستار صاحب سابق انچارج پہریداران دفتر خزانہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی صحت بدستور علیل چلی آ رہی ہے میری بیوی کا بیلجیئم میں سانس کی نالی کا آپریشن ہوا تھا صحت بہتری کی طرف مائل ہے احباب جماعت ہم دونوں کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کریں۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سہیل طاہر صاحب ابن مکرم کرامت خاں صاحب کو مورخہ 19 مئی 2002ء بروز اتوار پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ''ناعمہ طاہر'' نام عطا فرمایا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک' خادمہ دین' باعمر اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

عطایا برائے گندم

☆ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 90-45503 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین)

بقیہ صفحہ 5

سے دلائل ہیں۔ (ص 168 تا 170)

مرہم عیسیٰ

''مرہم عیسیٰ جس پر طب کی ہزار کتاب بلکہ اس سے زیادہ گواہی دے رہی ہے اس بات کا پہلا ثبوت ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام نے صلیب سے نجات پائی تھی وہ ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اس مرہم کی تفصیل میں کھلی کھلی عبارتوں میں طبیبوں نے لکھا ہے کہ ''یہ مرہم ضربہ سقطہ اور ہر قسم کے زخم کے لئے بنائی جاتی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چوٹوں کے لئے تیار ہوئی تھی یعنی ان زخموں کے لئے جو آپ کے ہاتھوں اور پیروں پر تھے۔ اس مرہم کے ثبوت میں میرے پاس بعض وہ طبی کتابیں بھی ہیں جو قریباً سات سو برس کی قلمی لکھی ہوئی ہیں۔ یہ طبیب صرف مسلمان نہیں ہیں بلکہ عیسائی یہودی اور مجوسی بھی ہیں جن کی کتابیں اب تک موجود ہیں۔ قیصر روم کے کتب خانہ میں بھی رومی زبان میں ایک قرابادین تھی اور واقعہ صلیب سے دو سو برس گزرنے سے پہلے ہی اکثر کتابیں دنیا میں شائع ہو چکی تھیں۔ پس بنیاد اس مسئلہ کی کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے اول خود انجیلوں سے پیدا ہوئی ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور پھر مرہم عیسیٰ نے علمی تحقیقات کے رنگ میں اس ثبوت کو دکھلایا۔ (ص 172)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆جمعرات	27-جون	زوال آفتاب :	1-11
☆جمعرات	27-جون	غروب آفتاب :	8-20
☆ جمعہ	28-جون	طلوع فجر :	4-22
☆ جمعہ	28-جون	طلوع آفتاب :	6-02

سابق وفاقی وزیر عمر اصغر خان کی پراسرار ہلاکت تحریک استقلال کے سربراہ ائر مارشل (ر) اصغر خان کے صاحبزادے اور سابق وفاقی وزیر عمر اصغر خان کراچی میں پراسرار طور پر ہلاک ہو گئے- وہ رات کو معمول کے مطابق سوئے تھے صبح دروازہ توڑا گیا تو نعش پنکھے سے لٹک رہی تھی- پاس ہی ان کی دستخط شدہ تحریر ملی جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ اپنی مرضی سے خود کشی کر رہا ہوں کسی کو مورد الزام نہ ٹھہرایا جائے- ان کی پراسرار موت کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں-

29 کروڑ کے اضافی ٹیکس لگائے گئے خزانہ اور منصوبہ بندی کے صوبائی وزیر نے کہا ہے کہ آئندہ سال کے بجٹ میں 29 کروڑ کے لگ بھگ ٹیکس لگائے گئے ہیں- جو گزشتہ بجٹ کے مقابلہ میں دو سے اڑھائی فیصد زیادہ ہیں- اور اس بجٹ میں کسی قسم کے حقائق کو پوشیدہ نہیں رکھا گیا-

پنشنوں اور سود کی ادائیگی کیلئے 30 ارب روپے وزارت خزانہ کے صوبائی سیکرٹری نے کہا ہے کہ آئندہ مالی سال کے دوران پنشنوں' سود کی ادائیگی اور گندم کی سبسڈیز کے لئے 30 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں- جبکہ ضلعی حکومتوں کو صوبائی فنانس کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں آئندہ سال کے دوران 58 ارب دیئے جا رہے ہیں-

ملک سے افیون کی کاشت کا موثر خاتمہ صدر جنرل مشرف نے کہا ہے منشیات کے تباہ کن خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے ابھی مزید جدوجہد کی ضرورت ہے- ملک سے افیون کی کاشت کا موثر خاتمہ کرنے کے باعث پاکستان آج پوری ذمہ داری اور فخر سے عالمی برادری کے ہمراہ منشیات کے خلاف عالمی دن منا رہا ہے-

یاسر عرفات کو بھول جائیں- امریکی صدر جارج بش نے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کیلئے پیش کردہ اپنے منصوبے میں فلسطینیوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ یاسر عرفات کو چھوڑ کر نئی قیادت منتخب کریں جو دہشت گردی پر بالکل یقین نہ رکھتی ہو جس کے بعد ایک آزاد ریاست قائم کر دی جائے گی- فلسطینیوں نے صدر بش کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے اور کہا ہے کہ یاسر عرفات فلسطینیوں کے باقاعدہ رہنما ہیں-

القاعدہ کی امداد برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز نے الزام عائد کیا ہے کہ برطانوی مسلمان پاکستان میں القاعدہ کی مالی امداد کر رہے ہیں-

اسامہ کو پکڑنے کا نیا امریکی آپریشن امریکی فوج آئندہ چند ماہ میں اسامہ بن لادن کو پکڑنے کیلئے ایک نیا آپریشن شروع کرے گی- صدر بش نے حکم دیا ہے کہ 11 ستمبر یعنی ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے کی برسی سے قبل اسامہ بن لادن کا خاتمہ کر دیا جائے-

ساتویں بڑے شہر پر قبضہ اسرائیلی فوج نے فلسطین کے ساتویں بڑے شہر ہیرون الخلیل پر قبضہ کر لیا ہے- اس کارروائی کے دوران دو پولیس والوں سمیت 4 فلسطینیوں کو ہلاک کر دیا گیا- جبکہ 12 فلسطینی گرفتار کر لئے گئے-

خوست میں امریکیوں پر حملہ پاکستانی سرحد کے قریب خوست کے علاقے میں دوسرے روز بھی امریکی فوجیوں پر راکٹ سے حملہ کیا گیا-

چین اور پاکستان کا سائنسی شعبہ میں تعاون چین اور پاکستان کا سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں ترقی کیلئے دوطرفہ تعاون پر اتفاق ہو گیا ہے- اس کا فیصلہ بیجنگ میں وفاقی وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی اور ان کے ہم منصب چینی وزیر کے مابین ملاقات میں کیا گیا-

باغیوں کے خلاف آپریشن بھارت نے ملک کے مختلف حصوں میں جاری علیحدگی کی تحریکوں پر قابو پانے کیلئے بنگلہ دیش بھوٹان اور میانمر میں قائم باغیوں کے خلاف فوجی کارروائی کا فیصلہ کیا ہے- بھارتی وزیر دفاع فرینڈس نے بتایا ہے کہ بھارت کی شمالی مشرقی ریاستوں میں 30 علیحدگی پسند گروپ بھارت سے علیحدگی کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں- کارروائی متعلقہ ملک کی مدد سے ہوگی-

جاپان میں سر عام تمباکو نوشی پر پابندی جاپان میں سب سے بڑے بزنس ڈسٹرکٹ چی یوڈا کی اسمبلی نے ایک بل پاس کیا ہے جس کے مطابق مذکورہ ضلع کی سڑکوں' گلیوں اور دیگر عوامی مقامات پر تمباکو نوشی کرنے والوں کو 65 ڈالر جرمانہ ہوگا- یہ قانون اکتوبر سے نافذ ہوگا-

حزب اللہ کا حملہ لبنان میں اسرائیلی تسلط کے خلاف برسرپیکار جہادی تنظیم حزب اللہ نے اسرائیل کے سرحدی علاقوں پر طیارہ شکن گولوں سے فائر کئے- تاہم اس حملے میں کوئی جانی نقصان نہیں صرف ایک مکان کو نقصان پہنچا-

مقبوضہ کشمیر میں 13 جاں بحق مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے 13 کشمیریوں کو مار دیا-

---

عطیہ خون' انسانیت کی خدمت

خبریں ورلڈ کپ فٹبال 2002ء

جنوبی کوریا بھی ٹورنامنٹ سے باہر- فائنل

جرمنی کھیلے گا ورلڈ کپ فٹ بال ٹورنامنٹ کے پہلے سیمی فائنل میں جرمنی نے ایک سنسنی خیز مقابلے کے بعد جنوبی کوریا کو ایک صفر سے ہرا دیا- میچ کا واحد گول مائیکل بیلاک نے کھیل کے 75 ویں منٹ میں کیا- اس میچ کے بعد ٹورنامنٹ کا دوسرا میزبان جنوبی کوریا بھی ٹورنامنٹ سے باہر ہو گیا- میزبان جاپان دوسرے راؤنڈ میں ہی باہر ہو گیا تھا- نئی صدی کے پہلے فٹ بال ورلڈ کپ کے چیمپئن کا فیصلہ 30 جون کو ہوگا-

اکسیر بلڈ پریشر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Fax:213966 ☎ 04524-212434

Philips
سمارٹ الیکٹریکل انٹرپرائزز
P-A سسٹم- سیکورٹی سسٹم- C.C.T.V- سٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5- بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ
اسلام آباد فون 051-2650347

نور ہوم اپلائنسز
مینوفیکچررز ڈیلر واشنگ مشین- گیزر کوکنگ رینج- ہیٹر وغیرہ
32/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

SHARIF
JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

HAROONS
Shop No.5.Moscow plaza ✦ Shop No.8 Block A,
Blue Area Islamabad ✦ Super Market Islamabad
PH:826948 ✦ PH:275734-829886

زاہد اسٹیٹ ایجنسی
لاہور- اسلام آباد- کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 5415592-7441210-7831607
0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
بیرون ملک ہوائی سفر کے ارزاں ٹکٹ اور سفری انتظامات کے علاوہ پاکستان کے خوبصورت مقامات مثلاً مری' کاغان' سوات اور شمالی علاقہ جات کی سیاحت کے لئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی آج بھی آپ کے لئے ہماری خدمات ہمہ وقت حاضر ہیں
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد
فون 2270987 فیکس 2277738

صاحب زادہ نثار احمد مغل
پاکستان کوالٹی اینڈ پریسیژن انجینئرنگ ورکس
[illegible]
گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17- انفنٹری روڈ، دھرم پورہ، لاہور
موبائل: 0320-4820729

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61